Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۲۹۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | بدھ ۸ رجب ۱۴۱۲ھ، ۱۵ صلح ۱۳۷۱ ہش، ۱۵ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۲

موجودہ دَور کے پہلے روسی احمدی

"ہمارے اس دَور کے پہلے روسی احمدی جو ایک بہت قابل آدمی ہیں، مسٹر راویل،... انہوں نے اکثر اپنی زندگی احمدیت کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ ان کے متعلق مجھے یہ معلوم کرکے تعجب ہوا کہ پانچ زبانیں نہایت شُستگی سے جانتے ہیں۔ مثلاً مشرقی یورپ کی زبانوں میں سے روسی زبان کے تو وہ بہت اچھے لکھنے والے ماہر شاعر بھی اور ڈرامہ نویس بھی اور کالم نویس بھی، لیکن ہنگیرین زبان میں بھی ماہر ہیں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو لوگ دِل سے دُعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ آسمان زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے۔ اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اُسے پیدا ہی نہ کرتا گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں۔ سچی توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ سے بڑے بڑے انعامات پاتا ہے۔ یہ اولیاء۔ قطب۔ غوث کے مراتب اسی واسطے لوگوں کو ملے ہیں کہ وہ توبہ کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ سے ان کا پاک تعلق تھا۔ اس واسطے ہرگز نہیں ہے کہ وہ منطق، فلسفہ اور دیگر علوم طبعیہ وغیرہ میں ماہر تھے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ ان بندوں میں داخل ہو جاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صہ ۲۱۹-۲۲۰)

"اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ میں مالدار ہو جاؤں گا۔ مجھے فلاں عہدہ مل جاوے گا۔ یاد رکھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا تعالیٰ بیزار ہے۔ لبعض وقت مصلحتِ الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی۔ طرح طرح کے آفات۔ بَلائیں۔ بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں مگر اُن سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ مَوت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے۔ اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاوے گا؟ غریبی میں بھی مرنا ہے۔ بادشاہی میں بھی مرنا ہے۔ اس لئے سچی توبہ کرنے والے کو اپنے ارادوں میں دُنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے"۔

(ملفوظات جلد سوم صہ ۲۲)

جھُوٹ دراصل شرک کا ہی دُوسرا نام ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مَیں نے جرمنی کے اجتماع میں بھی جو خطبہ وہاں دیا تھا، سب سے زیادہ اس بات کو لیا کہ احمدی اور جھوٹ کا آپس میں کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ جس طرح شرک اور توحید کے درمیان ایک بیر ہے اسی طرح ایک سچے موحد اور جھوٹ کے درمیان بَیر ہوا کرتا ہے اور جھوٹ اور توحید اور شرک اور توحید یہ ایک ساتھ پنپ نہیں سکتے۔ اس لئے جو احمدی بھی اپنے ادنیٰ مفاد کی خاطر اپنی روح کو قربان کرتا ہے اور جھوٹ میں ملوث ہو جاتا ہے اتنا ہی بڑا وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والا بنتا ہے۔ روزمرہ کی مجالس میں گپ شپ کی عادت اور مبالغہ آمیزی کی عادت تو ہمارے ملک میں عام ہے لیکن جب سنجیدہ معاملات میں جھوٹ بولے جائیں تو وہ ایسی باتیں ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہیں۔ چنانچہ قسموں کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تمہیں نہیں پکڑے گا۔ انسانی کمزوریاں ہیں۔ لبعضوں کو عادت پڑی ہوتی ہے یونہی قسمیں کھاتے رہنے کی لیکن جہاں تم نے قسم کو سنجیدگی سے اپنے مفاد کی خاطر استعمال کیا اور جھوٹ بولا تو یقیناً خدا تعالیٰ تمہیں پکڑے گا۔ پس اللہ تعالیٰ بھی معمولی گپ شپ میں اور سنجیدہ جھوٹ میں فرق کرتا ہے اور سنجیدہ جھوٹ دراصل شرک کا ہی دوسرا نام ہے کیونکہ جھوٹ کے ذریعے انسان اپنے آپ کو ایسے خطرے سے بچانا چاہتا ہے جس کے لئے خدا کی پناہ بھی لے سکتا تھا لیکن خدا کی پناہ پر اس کو توکل نہیں ہوتا۔ خدا کی پناہ کے متعلق وہ اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ وہ سمجھتا ہے پتہ نہیں خدا پناہ دے یا نہ دے، مَیں تو بری طرح پھنس چکا ہوں۔ اس لئے سردست خدا سے تعلق توڑ لو کوئی فرق نہیں پڑتا پھر دوبارہ حاضری دے دونگا اس وقت تو جھوٹ کی پناہ میں آنا چاہیئے یہ وہ گہری نفسیات ہے جو ہمیشہ جھوٹے کو خدا سے کاٹ کر شیطان سے تعلق قائم کرنے پر مجبور کر دیا کرتی ہے اس وقت وہ سمجھتا بھی نہیں کہ مَیں کیا کر رہا ہوں لیکن خدا جو بہت باریک نظر کے ساتھ انسانی معاملات کو دیکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ جب میری ضرورت تھی تو میرے بندے نے مجھ پر توکل نہیں کیا اور شیطان پر توکل کیا۔ اس لئے جس پر یہ توکل کرتا ہے اسی کا ہو جاتے اور ایسے بندوں کو پھر خدا تعالیٰ کا پیار نصیب نہیں ہوا کرتا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۰ء)

تقریب شادی

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ رضوانہ حمید صاحبہ کی شادی محترم سید کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ مالمو (سویڈن) کے صاحبزادے عزیزہ مکرم نثار یوسف صاحب کے ساتھ ۶ جنوری ۱۹۹۲ء بروز سوموار انجام پائی۔

تقریب رخصتانہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی رہائش گاہ واقع دارالصدر جنوبی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دُعائیہ منظوم کلام محترم مغفور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے ترنم سے سُنایا۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دُعا کروائی۔ جس میں کثیر تعداد میں موجود احباب نے شرکت فرمائی۔

اگلے روز مؤرخہ ۷ جنوری کو احاطہ دفتر انصار اللہ پاکستان میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ جہاں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب اس موقع پر تشریف نہیں لا سکے تھے۔ ان کی نمائندگی ان کے خالہ زاد بھائی مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے کی۔ اس جوڑے کا نکاح سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ ستمبر ۱۹۹۱ء کو گوٹن برگ (سویڈن) کی بیت ناصر میں پڑھا تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر:- آغا سیف اللہ ، پرنٹر:- قاضی منیر احمد
مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت:- دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ صلح ہش ۱۳۷۱ ـــ ۱۵ جنوری ۱۹۹۲ء

جھوٹی تعریف سے نفرت

تعریف سے خوش ہونا تو ایک فطری امر ہے ۔ آخر انسان یہی چاہتا ہے کہ اسے اچھا کہا جائے اور اس کے کام کو سراہا جائے ۔ اور اگر کوئی انسان اپنی تعریف سُن کر خوش ہو تو اسے غلط نہیں کہا جا سکتا ۔ لیکن یہ بات کبھی فراموش نہیں ہونی چاہیئے کہ تعریف سچّی بھی ہو سکتی ہے اور تعریف جھوٹی بھی ہو سکتی ہے ۔ سچّی تعریف تو یہ ہے کہ کسی نے واقعی کوئی اچھی بات کی یا اچھا کام کیا تو لوگوں نے اسے سراہا ۔ اس لئے نہیں کہ لوگوں کو کوئی مطلب برآری کرنا ہے بلکہ اس لئے کہ اچھی بات اچھے کام کی تعریف کرنا بھی انسانی فطرت ہے ۔ اور اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اچھی بات اور اچھے کام کو اپنے دائرہ کار میں وسعت ملتی ہے ۔ مزید اچھی باتیں اور اچھے کام ہوتے ہیں ۔

جھوٹی تعریف یہ ہے کہ بات بھی اچھی نہیں ہے اور کام بھی اچھا نہیں ہے لیکن کسی کو اپنی غرض پوری کروانا ہے تو خواہ مخواہ اس شخص کی تعریف شروع کر دی ۔ کیا بات ہے آپ کی ۔ آپ نے تو بہت اچھی بات کی ہے ۔ اور بہت اچھا کام کیا ہے ۔ اور یہ بات کہنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارا کام کر دیجیے ۔ ہماری غرض پوری کر دیجیے ۔ بعض اوقات کوئی کام نہیں کیا ہوتا ۔ اور اس انسان میں کوئی خاص صفت نہیں بھی ہوتی لیکن اس سے کام کروانے والے اسکی تعریف شروع کر دیتے ہیں اور زمین آسمان کے قلابے ملانے لگتے ہیں ۔ یہ بھی جھوٹی تعریف ہے ۔

ہمارا فرض ہے کہ تعریف سے خوش ہونے کا حق رکھنے کے باوجود ہمیشہ اس بات کو مدِّ نظر رکھیں کہ تعریف سچّی ہو ۔ جھوٹی تعریف سے طرفین کو نقصان ہوتا ہے ۔ فطرت مسخ ہوتی ہے اور جھوٹ جنم لینے لگتا ہے ۔ چاہیئے کہ جھوٹی تعریف کرنے بھی نہ دیں اور جھوٹی تعریف سے خوش بھی نہ ہوں ۔ دراصل جھوٹی تعریف کرنے نہ دینے کا یہی طریق ہے کہ آپ جھوٹی تعریف سے خوش نہ ہوں ۔ دوسرا شخص از خود جھوٹی تعریف سے باز آجائے گا ۔ آپ بھی اپنے مقام پر رہیں گے اور دوسرا شخص بھی ۔ اور معاشرہ کئی برائیوں سے پاک رہے گا ۔

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ روز فرمایا

"اگر آپ جھوٹے ہیں تو پھر جھوٹے ۔ جھوٹی تعریفوں سے ہمیشہ خوش ہو جایا کرتے ہیں ۔ لیکن آپ کا صدق آپ کو بتائے گا کہ کس حد تک آپ سچّے ہیں ۔ کیونکہ سچّا انسان کبھی جھوٹی تعریف سے راضی نہیں ہو سکتا ، اور سُنتا ہی نہیں ۔ سُنی اَن سُنی کر دیتا ہے ۔ بلکہ نفرت کرتا ہے ۔ اور گھبراتا ہے ۔ وہ چاہتا ہے کہ جلد یہ ملاقات ختم ہو"

بیدار نگہ اور دلِ بیدار عطا کر
مولا ہمیں عرفان کے اسرار عطا کر
ہم سُوئے فلک دیکھتے رہتے ہیں شب و روز
ہر لمحہ ہمیں رفعتِ کردار عطا کر

ـــــ ابوالاقبال

جس کے پیغام میں ہے حسنِ دعا، حسنِ سلام
زندگی میری ہوئی جاتی ہے اس شخص کے نام

اُس کی پرواز سے پرواز کا سر اُونچا ہے
اُس کے ہمراہ سفر میں نہ تھکاوٹ نہ قیام

اُس کے ہر حرف سے قندیل کی لو پھوٹتی ہے
اُس کے ہر گام پہ بنتا ہے مسافت کا نظام

قریہ قریہ اُسے دیتا ہے مُبارکبادیں
اُس کی آمد پہ جُھکے جاتے ہیں سرِ بہرِ سلام

میرا اندازِ سخن اُس کی سخاوت کی دلیل
فکر و فن ہے مرا اُس شخص کی اُلفت کا غلام

اے نسیمِ سحری اس کی طرف دیکھ کے چل
وہ سُبک سار ہے اور تُو بہت آہستہ خرام

اُس نے ہر شخص کی خدمت پہ اُبھارا ہے ہمیں
اُس نے ہر شخص کے ہاتھوں میں دیا پیار کا جام

اُس نے ہونٹوں کے تبسّم میں دُعائیں بھر دیں
اُس نے آہوں کے تسلسل کو کِیا ہے ناکام

اُس کی ہر بات سے کھُلتے ہیں معمّے شب و روز
دامنِ زلیست کو پھیلا کے دکھایا سرِ عام

کھو نہ جاؤں میں نسیم اپنے خیالات میں آج
قادیاں کے مجھے یاد آتے ہیں زرّیں ایّام

نسیم سیفی

وقت کی آہٹ کسی نے کب سُنی
وقت کی لیکن بہت رفتار ہے
جو کرے گا کام اپنا وقت پر
کامیابی کا وہی حقدار ہے

ـــــ ڈاکٹر حنیف احمد قمر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر ——— (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

غیرتِ دین

اس بات کے بتانے کے بعد کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کا ہر فعل خشیت الٰہی کی ایک زندہ مثال ہے۔ میں آپ کی غیرت دینی کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔

بہت سے لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھاتے ہیں۔ مگر یہ اخلاق اسی وقت تک ظاہر ہوتے ہیں جب تک انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔ ذرا ان کے منشاء کے خلاف کوئی بات ہو اور ان کی آنکھیں لال پیلی ہو جاتی ہیں۔ اور منہ سے جھاگ آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اور اگر اشارۃً بھی کوئی انہیں ایسی بات کہہ بیٹھے جس میں وہ اپنی ہتک سمجھتے ہوں تو اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہر ممکن سے ممکن طریق سے اس کا بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں اور جب تک مدِ مقابل سے بدلہ نہ لے لیں انہیں چین نہیں آتا۔

جتنے اخلاق اخلاق اور تہذیب تہذیب پکارنے والے لوگ ہیں ان کی زندگیوں کا مطالعہ کر کے دیکھ لو ضرور ان میں یہ بات پائی جائے گی۔ کہ دوسروں کے معاملہ میں اور خصوصاً دین کے معاملہ میں غیرت کے اظہار کو وہ بدخلقی اور بدتہذیبی قرار دیتے ہیں مگر اپنے معاملہ میں ان کا معیارِ اخلاق ہی اور ہے اور وہاں اعلےٰ اخلاق سے کام لینا ان کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ (صاحب ایمان) انسان کا کام اس کے بالکل برخلاف ہونا چاہیئے۔ اور اسے اخلاق کا اعلےٰ نمونہ اپنے معاملات میں دکھانا چاہیئے۔ اور حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے کہ بہت سے موقعوں پر چشم پوشی ہی سے کام لے اور جب تک عفو سے کام نکل سکتا ہو اور اس کا خراب نتیجہ نہ نکلتا ہو اسے ترک نہ کرے۔ لیکن دین کے معاملہ میں قطعاً بے غیرتی کا اظہار نہ کرے اور ایسے تمام مواقع جن میں دین کی ہتک ہوتی ہو ان سے الگ رہے۔ اور ایسی تمام مجلسوں اور صحبتوں سے پرہیز کرے کہ جن میں دین کی ہتک اور اس سے ٹھٹھا ہوتا ہو۔ اور دین پر جس قدر اعتراض ہوں ان کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو معلوم ہوگا کہ وہ خدا تعالےٰ کی قدوسیت قائم کرنے کی نسبت اپنے نفس پر اعتراضات دور کرنے کے لئے زیادہ کوشاں رہتا ہے۔ اور جتنا اسے اپنی صفائی کا خیال ہے اتنا خدا تعالےٰ اور دین حق کی تنزیہہ کا خیال نہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس معاملہ میں بھی عام انسانوں سے بالکل مختلف ہے۔ اور آپ بجائے اپنے نفسانی معاملات اور ذاتی تکالیف پر اظہار غضب وغصہ کے نہایت ملائمت اور نرمی سے کام لیتے اور اگر کوئی اعتراض کرتا تو اس پر خاموش رہتے اور جب تک خاموشی سے نقصان نہ پہنچتا ہو کبھی ذب اعتراضات کی طرف توجہ نہ کرتے۔ مگر خدا تعالےٰ کے معاملہ میں آپ بڑے باغیرت تھے۔ اور یہ کبھی برداشت نہ کر سکتے تھے کہ کوئی شخص خدا تعالےٰ کی ہتک کرے۔ اور جب کوئی ایسا موقعہ پیش آتا آپ فوراً اللہ تعالےٰ کی تنزیہہ کرتے یا اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کے احکام سے لاپرواہی کرتا تو اسے سخت تنبیہہ کرتے۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے فرمایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیادہ فوج کے پچاس آدمیوں پر احد کے دن عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر تم یہ بھی دیکھ لو کہ ہمیں جانور اچک رہے ہیں تب بھی اپنی اس جگہ سے نہ ہلنا۔ جب تک تم کو میں نہ کہلا بھیجوں اور اگر تم یہ معلوم کر لو کہ ہم نے دشمن کو شکست دے دی ہے اور ان کو مسل دیا ہے تب بھی اس وقت تک کہ تمہیں کہلا نہ بھیجا جائے اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ اس کے بعد جنگ ہوئی۔ اور مسلمانوں نے کفّار کو شکست دے دی حضرت براء فرماتے ہیں خدا کی قسم میں دیکھ رہا تھا کہ عورتیں کپڑے اٹھا اٹھا کر بھاگ رہی تھیں اور ان کی پنڈلیاں ننگی ہو رہی تھیں۔ اس بات کو دیکھ کر عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا کہ اے قوم غنیمت کا وقت ہے۔ تمہارے ساتھی غالب آگئے۔ پھر تم کیا انتظار کر رہے ہو۔ اس پر عبداللہ بن جبیر نے انہیں کہا کہ کیا تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم بھول گئے ہو۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم بھی ساری فوج سے مل کر غنیمت حاصل کریں گے۔ جب لشکر سے آکر مل گئے تو ان کے منہ پھیرے گئے۔ اور شکست کھا کر بھاگے۔ اسی کے بارہ میں قرآن شریف کی یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ (یاد کرو کہ جب رسول تم کو پیچھے کی طرف بلا رہا تھا) اور رسول کریم کے ساتھ سوائے بارہ آدمیوں کے کوئی نہ رہا۔ اس وقت کفّار نے ہمارے ۷۰ آدمیوں کا نقصان کیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے جنگ بدر میں کفار کے ۱۴۰ آدمیوں کا نقصان کیا تھا۔ ۷۰ قتل ہوئے تھے اور ۷۰ قید کئے گئے تھے۔ غرضیکہ جب لشکر پراگندہ ہو گیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد ایک قلیل جماعت ہی رہ گئی تو ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ کیا تم میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے اور اس بات کو تین بار دہرایا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ جواب نہ دیں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے تین دفعہ باآواز بلند کہا کہ کیا تم میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکرؓ) ہے۔ جب اس کا جواب بھی نہ دیا گیا تو اس نے پھر تین بار پکار کر کہا کہ کیا تم میں ابن الخطاب (حضرت عمرؓ) ہے۔ پھر بھی جب جواب نہ ملا تو اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہ لوگ مارے گئے ہیں اس بات کو سن کر حضرت عمرؓ برداشت نہ کر سکے اور فرمایا اے خدا کے دشمن تو نے جھوٹ کہا ہے جن کا تو نے نام لیا ہے وہ سب کے سب زندہ ہیں۔ اور وہ چیز جسے تو ناپسند کرتا ہے ابھی باقی ہے اس جواب کو سن کر ابوسفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کا بدلہ ہو گیا۔ اور لڑائیوں کا حال ڈول کا سا ہوتا ہے۔ تم اپنے مقتولوں میں بعض ایسے پاؤ گے جن کے ناک کٹے ہوئے ہونگے۔ میں نے اس بات کا حکم نہیں دیا تھا لیکن اس بات کو ناپسند بھی نہیں کرتا۔ پھر فخریہ کلمات باآواز بلند کہنے لگا اُعْلُ اُعْلُ ہُبَل۔ یعنی اے ہبل بت تیرا درجہ بلند ہو۔ اے ہبل تیرا درجہ بلند ہو۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم کیا کہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہو کہ خدا تعالےٰ ہی سب سے بلند رتبہ اور سب سے زیادہ شان والا ہے۔ ابوسفیان نے یہ بات سن کر کہا۔ ہمارا تو ایک بت عزّیٰ ہے اور تمہارا کوئی عزّیٰ نہیں۔ جب صحابہؓ خاموش رہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جواب نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے فرمایا یارسول اللہ ہم کیا کہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں کہو کہ خدا ہمارا دوست اور کارساز ہے۔ اور تمہارا کوئی دوست نہیں۔ اس واقعہ سے اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے معاملہ میں کیسے باغیرت تھے۔ ابوسفیان اپنی جھوٹی فتح کے نشہ میں مخمور ہو کر زور سے پکارتا ہے کہ کیا آپ زندہ ہیں۔ لیکن آپ اپنی جماعت کو منع فرماتے ہیں کہ تم ان باتوں کا جواب ہی نہ دو۔ اور خاموش رہو۔ ایک عام آدمی جو اپنے نفس پر ایسا قابو نہ رکھتا ہو۔ ایسے موقعہ پر بولنے سے کبھی باز نہیں رہ سکتا۔ اور لاکھ میں سے ایک آدمی بھی شاذ مشکل سے ملے جو اپنے دشمن کی جھوٹی خوشی پر اس کی خوشی کو غارت کرنا پسند نہ کرے۔ لیکن چونکہ ابوسفیان کے اس دعویٰ میں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کی ہتک کرنا چاہتا تھا۔ اور یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ میں نے ان کو قتل کر دیا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خود جواب نہ دیا بلکہ صحابہؓ کو بھی منع کر دیا۔

مگر جوں ہی کہ ابوسفیان نے خدا تعالےٰ کی ذات پر حملہ کیا اور سرِ میدان شرک کا اعلان کیا۔ اور بجائے خدا تعالیٰ کی عظمت بیان کرنے کے ہبل بت کی توصیف کی تو آپؐ برداشت نہ کر سکے اور صحابہؓ کو حکم دیا کہ اسے جواب دو کہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں جو عظمت وجلال کا مالک ہو۔ سو جب اس نے یہ ظاہر کیا کہ عزّیٰ ہمارا مددگار ہے آپ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اسے کہہ دو ہمارا خدا مددگار ہے۔ اور ہم کسی اور کی مدد نہیں چاہتے اور یہ بات بھی خوب یاد رکھو کہ خدا ہماری مدد کرے گا اور تمہاری مدد کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ اللہ اللہ اپنے نفس کے متعلق کیا صبر ہے۔ اور خدا تعالےٰ اور اس کے دین کی خاطر کیسی غیرت ہے۔

دِل کی سوزش سے دعائیں کریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"دعاؤں کے ذریعے حیرت انگیز تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ایسے ایسے عظیم نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ انسان کی عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کہ کیسے یہ واقعہ ہوا۔ پس اس کے لئے باخدا بننا ضروری ہے۔ خشک منہ کی دعائیں کبھی قبول نہیں ہو سکتیں جبکہ دل کی سوزش کے ساتھ ان کا تعلق نہ ہو۔ اس لئے دعاؤں میں سوز پیدا کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس وقت جو تصویر سامنے ہے وہ آج سے تقریباً ۴۲ سال پہلے میں نے لی تھی۔ ۱۹۵۰ء میں موسم برسات میں اس شدت سے سیلاب آئے کہ ربوہ کی مغربی جانب ریلوے لائن کے نیچے سے زمین بہہ گئی اور ریلوے لائن فضا میں لٹکتی ہوئی ناقابل استعمال ہو گئی۔ اس ریلوے لائن کے انخرافی راستہ (DEVIATION) کے لئے مٹی ڈالنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اہالیان ربوہ نے وقارِ عمل کے ذریعے یہ کام سرانجام دیا اس تصویر میں ربوہ کے تمام نوجوان اور کچھ بچے اور معمر بزرگ نظر آرہے ہیں بہت سے دوستوں نے ہاتھوں میں ٹوکریاں اور کسیاں لی ہوئی ہیں اور مختلف جگہوں پر مٹی کے ڈھیر نظر آرہے ہیں۔ ۴۲ سال کے بعد انہیں پہچاننا اور خاص طور پر اگر تصویر بہت زیادہ واضح نہ ہو تو آسان کام نہیں ہے البتہ جو لوگ اس میں موجود ہیں وہ یقیناً اپنے حافظہ پر زور دیتے ہوئے اپنے آپ کو پہچان سکیں گے۔ سب سے نمایاں جس شخص کی تصویر پہچانی جا سکتی ہے وہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ہیں۔ اور اس طرح اس تصویر کی اہمیت کے دو زاویے بن جاتے ہیں۔ ایک تو حضرت مولانا شمس صاحب کی شخصیت اور ان کا میری زندگی پر لاشعوری اثر اور دوسرے سیلاب کے ایام میں وقار عمل اور وہ بھی ریلوے کے محکمے کی امدادی صورت میں یعنی ریلوے کے محکمے کو اپنی امدادی کوششیں پیش کرتے ہوئے یہ وقار عمل کیا گیا۔

اس تصویر کو دیکھ کر بہت سی یادیں ایک فلم کی طرح میرے سامنے آرہی ہیں میں ۱۹۵۴ء میں نائیجیریا گیا تھا اور اس وقت خیال یہ تھا کہ وہاں قیام تین سال کے لئے ہوگا لیکن تین سال گذر گئے اور پھر چار اور پھر پانچ اور پھر مجھے مرکز سے یک سطری ارشاد ملا۔ ان دنوں وکالت تبشیر کے مدار المہام محترم شیخ مبارک احمد صاحب تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ یہ یک سطری خط انہیں کے دستخطوں سے لکھا گیا تھا۔

اور اس میں تحریر تھا کہ آکر اپنی فیملی لے جائیں۔ چنانچہ میں نائیجیریا سے واپس پاکستان آیا اور یہاں پانچ چھ ماہ قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ میرے یہاں آتے ہی کچھ دیر بعد پتہ چلا کہ ہفتہ وار سن رائز کے مدیر صاحب نے بوجوہ کام چھوڑ دیا ہے۔ وکالت دیوان جس کے انچارج اس وقت محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب انور تھے انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا آپ لاہور چلے جائیں۔ "سن رائز" کے جملہ کاغذات محترم مولانا رحمت علی صاحب کے گھر پر موجود ہیں وہ لے لیں اور ہفتہ وار سن رائز کی ادارت کا فریضہ سنبھال لیں۔ میرے لئے یہ بات تو کچھ عجیب سی تھی کیونکہ باوجود اس کے کہ اخبارات سے میرا تعلق تو دیرینہ تھا لیکن بس اتنا کہ کبھی نظم اور کبھی مضمون اور کبھی کوئی خط چھپتے رہتے تھے لیکن یہ کہ اخبار کس طرح نکالا جاتا ہے اور اس کے لئے کن کن مراحل میں سے گذرنا پڑتا ہے اس کی مجھے واقفیت نہیں تھی البتہ قادیان سے ایک رسالہ المبشر مکرم عبدالرحیم صاحب شبلی اور مکرم سلیمان صاحب عرفانی کے ساتھ مل کر جاری کیا تھا اس کی روح رواں سلیمان عرفانی تھے۔ میں اس پرچے میں لکھتا بھی تھا اور کبھی کبھی اسے چھپوانے کے لئے قادیان سے لاہور بھی جاتا تھا لیکن اس سے زیادہ مجھے رسالوں یا اخبارات کی طباعت و اشاعت کا کوئی تجربہ نہیں تھا۔ بہرحال وکالت دیوان کے ارشاد کے ماتحت میں لاہور پہنچا اور وہاں سے جملہ متعلقہ کاغذات لے کر واپس ربوہ آگیا۔ لاہور میں ایک چھوٹے سے بلکہ نہایت ہی چھوٹے سے پریس میں "سن رائز" چھپتا تھا۔ اس کے کمپوزیٹر تقریباً ان پڑھ اور بیٹھ کر پروف پڑھنے کے لئے ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی کے سوا یہاں کچھ نہ تھا۔ میں پہلی دفعہ ربوہ سے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق پرچے کو ترتیب دے کر لاہور چلا گیا اور پریس سے رابطہ کر کے کام کر کے جیسا کیسا بھی ہوا پرچہ چھپوا لیا۔ جب واپس آنے لگا تو خیال آیا کہ ربوہ میں تو میرے پاس ٹائپ رائٹر بھی نہیں ہے اور پرچہ انگریزی زبان میں چھپتا ہے اس لئے میں نے مزید کچھ مسودہ لاہور ہی سے ٹائپ کروا لیا۔ اسی طرح ایک دو دفعہ پرچہ چھپوا کر ربوہ لاتا رہا۔ غالباً تیسرے یا چوتھے ہفتے جب لاہور جانے لگا تو سیلاب آچکا تھا اور لاہور کے لئے سرگودھا کی طرف سے ہو کر جانا پڑتا تھا۔ ربوہ سے سرگودھا کے درمیان دونوں طرف پانی کے گویا دریا بہہ رہے تھے اور ایک موقعہ پر جہاں گاڑی نہایت آہستہ آہستہ چلی ابھی گاڑی اس مقام سے چند گز ہی آگے گئی تھی کہ پتہ چلا کہ ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے لیکن میں بہرحال سرگودھا سے ہوتا ہوا لاہور پہنچا اور پرچہ چھپوا کر جب واپس آنے لگا تو لاری کا سفر اختیار کیا پرچے کی سٹیچنگ مکرم سید سعید صاحب کیا کرتے تھے۔ وہی پرچہ فولڈ بھی کرواتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سٹیچنگ اور فولڈنگ کے بعد پرچہ بوریوں میں بھر دیا جو میں لاری پر رکھ کر ربوہ لایا۔ راستے میں کئی جگہ تمام مسافروں کو لاری سے اس لئے اترنا پڑا کہ پانی اور دلدل کی وجہ سے ان کے اترے بغیر گاڑی آگے نہیں چل سکتی تھی۔ بہرحال میں ربوہ پہنچا تو پتہ چلا کہ نہ صرف اس مقام سے جہاں سرگودھا جاتے ہوئے پتہ چلا تھا کہ ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے۔ ربوہ کے بالکل قریب بھی ریلوے لائن کا وہی حال ہو چکا ہے چنانچہ انخرافی رستہ بنانے کے لئے ربوہ کے اہالیان نے اپنی مدد کی پیشکش کی جسے ریلوے کے محکمے نے بہت سراہا۔ یہ وہی وقار عمل تھا جو اس انخرافی راستے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ اس تصویر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں سب سے نمایاں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نظر آتے ہیں اگرچہ ان کے ساتھ جو دوست کھڑے ہیں ان کی صرف پشت نظر آرہی ہے۔ لیکن ذہن پر زور دینے سے یوں لگتا ہے (خدا کرے یہ بات ٹھیک ہو اور ٹھیک نہ بھی ہو تو کیا حرج ہے) کہ وہ مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب ہیں۔ ان کے کھڑے ہونے کا آج بھی بالکل وہی انداز ہے جو ۱۹۵۰ء میں تھا اور اسی لئے انہیں پشت سے پہچاننے میں بھی دقت پیش نہیں آئی۔ یہ کہ لوگ پشت سے بھی پہچانے جاتے ہیں اس بات کا مجھے اس وقت بھی تجربہ ہوا۔ جب میں سیرالیون کے ایک ہوٹل کے کاؤنٹر پر کھڑا تھا تو پیچھے سے ایک دوست جو نائیجیریا کے ایک بہت معروف ہفت روزہ کو ایڈٹ کیا کرتے تھے، آئے اور میری پشت پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے کیسی ناقابلِ فراموش پشت ہے۔ گویا کہ انہوں نے مجھے پشت سے پہچان لیا اور ہماری آپس میں تھوڑی دیر گفتگو ہوئی اور اب بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پشت مولانا ابو المنیر نور الحق کی ہے۔ اور بہت سے دوست جن کے چہرے تو بالکل کیمرہ کے سامنے ہیں لیکن میں انہیں پہچان نہیں سکتا۔

جہاں تک حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کا تعلق ہے۔ سب سے پہلے میں نے ان کے متعلق اپنے والدِ محترم حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب سے سنا۔ جب محترم شمس صاحب انگلستان سے واپس ہندوستان تشریف لائے تو عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا تھا کہ آپ کو اردو زبان پر وہ عبور حاصل نہیں رہا جو پہلے تھا۔ جو روانی آپ کی تقریر میں پہلے ہوتی تھی بعض لوگوں نے محسوس کیا کہ اب اس روانی میں کمی آگئی ہے۔ بات تو ٹھیک تھی یا غلط لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ دس سال تک ایک ایسے ملک میں قیام کرنے کی وجہ سے جس کی زبان بالکل مختلف ہو واپسی پر یقیناً اپنی زبان کی روانی واپس آتے آتے کچھ وقت لگتا ہے

میں ۱۹۴۵ء میں نائیجیریا گیا تو لندن کی بیت الفضل کے امام حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس تھے۔ اگرچہ ان سے میری ملاقات کبھی نہیں ہوئی تھی لیکن ذہنی ہم آہنگی اور قلبی یگانگت کے لئے میں نے ان سے خط و کتابت شروع کی اور میں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے خطوط میں جو نصائح مجھے کیں انہوں نے شعوری اور لاشعوری طور پر میدانِ عمل میں مجھے بہت فائدہ پہنچایا۔ میں نے عرب ممالک میں محترم مولانا محمد شریف صاحب کو چار پانچ ماہ کام کرتے دیکھا تھا اور ان کی کام کی لگن خدمت اور محنت نے مجھ پر خاصا اثر کیا تھا اور اگر میں کہوں کہ انہیں کام کرتے دیکھ کر جو مجھ پر اثر ہوا۔ اسی نے میری راہیں متعین کیں تو بات غلط نہ ہوگی اسی طرح جو نصائح دعوت الی اللہ کے متعلق تقریر اور تحریر کے متعلق اور جماعت کی بہبود کے متعلق حضرت مولانا شمس صاحب نے اپنے خطوط میں فرماتی تھیں انہوں نے بھی میری زندگی کے راستے متعین کئے ہیں۔ وہ ایک بہت بڑے عالم اور بہت تجربہ کار داعی الی اللہ تھے۔ اس سے پہلے وہ عرب ممالک میں بھی دعوت الی اللہ کر چکے تھے۔ اور ہندوستان میں بھی ان کا ڈنکا بجتا تھا۔ اور میری کیفیت یہ تھی کہ میں نائیجیریا جانے سے قبل ہندوستان کی مرکزی حکومت میں ملازمت کرتا تھا۔ استعفیٰ دیا اور حضور نے تھوڑی سی تعلیم کا انتظام فرما کر نائیجیریا بھیج دیا گویا کہ میں میدانِ عمل کے لئے بالکل اجنبی تھا اور انتہائی ناتجربہ کار۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں نے جاتے ہی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے حضرت مولانا شمس صاحب سے خط و کتابت شروع کر دی اور آپ نے مجھے ایسی نصائح کیں جو میدانِ عمل میں میرے لئے نہایت مفید ثابت ہوئیں۔ میں نے تحریر کا بھی کام کیا اور تقریریں بھی کیں۔ نائیجیریا کے باشندوں کی تعلیم کے لئے بھی کام کیا۔ ریڈیو اور ٹی۔ وی پر بھی مجھے اپنی خدمات پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ یہاں میں اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں سمجھتا شاید کسی اور جگہ ان باتوں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

آسٹریلیا میں مظاہرہ

اس میں کچھ شک نہیں کہ امریکہ اب اکیلی سپر پاور رہ گیا ہے۔ لیکن سپر پاور ہونا اور مقبول ہونا دونوں باتیں آپس میں تضاد بھی رکھ سکتی ہیں۔ اور امریکہ کا تو ویسے ہی مختلف ممالک میں کچھ پہلے ہی اچھا اثر نہیں ہے۔ سب کہتے ہیں کہ اگر یہ کسی کی مدد کرے تو اس کے پیچھے تاریں کھینچنے کے لئے بھی لگا لیتا ہے اور اگر وہ مدد اسے اپنی ذات کے لئے مفید نہ ہو تو اس سے ہاتھ بھی کھینچ سکتا ہے۔ گذشتہ دنوں امریکہ کے صدر جارج بش نے آسٹریلیا کا دورہ کیا اور جب ہم یہ بات کہہ رہے ہیں تو وہ سنگاپور میں فوجی اڈوں کے سلسلے میں گفت و شنید کرنے کے لئے وہاں موجود ہیں۔ لیکن آسٹریلیا میں کہتے ہیں کہ ایک ہزار امریکہ مخالف مظاہرین نے شدت کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ اور اس مظاہرے کو فرو کرنے کے لئے پولیس کو خاصی سختی کرنی پڑی۔ یہ مظاہرہ خاص طور پر اس وقت کیا گیا جب بش وہاں سے واپس جانے والے تھے۔ اگرچہ حفاظتی انتظامات تو بہت زیادہ تھے۔ لیکن کہتے ہیں کہ دو مظاہرین نے حفاظتی اقدامات کو توڑ دیا اور اس عمارت میں داخل ہو گئے جہاں وہ اپنے دورہ کی آخری تقریر کر رہے تھے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے جو کارروائی کی اس کے نتیجے میں پولیس بھی زخمی ہوئی۔ اور مظاہرین بھی۔ اور اس سلسلے میں چار افراد کو گرفتار بھی کر لیا گیا۔ پولیس انسپکٹر جو مظاہرے کو منتشر کرنے کے انچارج تھے۔ انہوں نے بعد میں بتایا کہ گذشتہ اٹھارہ سال میں انہوں نے اتنا زبردست مظاہرہ کبھی نہیں دیکھا۔ بعض تو کہتے ہیں کہ پولیس کے تشدد سے ایک عورت کا بازو بھی ٹوٹ گیا۔ اس مظاہرے میں تمام وہ گروپ شامل تھے جو اپنی اپنی جگہ پر امریکہ کی مخالفت کے لئے کھلم کھلا جانے جاتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ پہلے ساڑھے تین دن تو آسٹریلیا میں بش کے خلاف کسی نے کچھ نہیں کہا لیکن جب ان کا دورہ اختتام کو پہنچنے لگا تو انہوں نے مظاہرے کا پروگرام بنا لیا اور خوب شدت کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جارج بش اور ان کی بیگم باربرا کو ہر موقعے پر تشدد آمیز مظاہروں سے الگ رکھا گیا۔ تاکہ انہیں یہ بھی کم کم پتہ چلے کہ مظاہرہ ہوا ہے اور مظاہرے کا کوئی اثر بھی ان پر نہ ہو۔

اسرائیلی مطالبہ

سوویت یونین سے جو یہودی اسرائیل آکر آباد ہونا چاہتے ہیں۔ ان کی آبادکاری کے لئے اسرائیل نے امریکہ سے دس ارب ڈالر کی امداد کا مطالبہ کیا ہوا ہے۔ لیکن گذشتہ تین ماہ سے جارج بش نے اس مطالبے پر کوئی غور نہیں کیا اور اب ایسا لگتا ہے کہ وہ اس مطالبے کو مسترد کر دیں گے۔ اسرائیلی جو بش اور اس کی انتظامیہ کے خاصے قریب ہیں اور اسی طرح اسرائیل سفارت کار بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس دس ارب ڈالر کی رقم میں سے کوئی رقم ادا کی جا سکے گی۔ بلکہ اب تو یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ شائد امریکہ اسرائیل کو اس سلسلے میں قطعاً کوئی رقم ادا نہ کرے۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اسرائیلی وزیراعظم کی امریکہ مخالف پالیسیوں کی وجہ سے امریکہ نے یہ رویہ اختیار کیا ہے۔ لیکن وزیراعظم موصوف اپنی پالیسیوں کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چاہے انہیں امریکہ کی طرف سے کوئی مدد ملے یا مدد کے مطالبے رد کر دئے جائیں۔ اگرچہ ایسا کرنا آسان بات تو نہیں ہے لیکن لگتا ہے کہ اب اسرائیل اور واشنگٹن کے تعلقات اتنے اچھے نہیں رہے جتنے پہلے تھے۔ اس کی ایک وجہ مشرقِ وسطیٰ امن کانفرنس میں اسرائیل کا غیر یقینی رویہ بھی ہو سکتا ہے۔ ادھر امریکہ میں بسنے والے یہودی اسرائیلی وزیراعظم کی پالیسیوں کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ صدر بش کے ساتھ مزید کوئی جھگڑا مول لیا جائے۔

ڈنمارک پاکستان تجارت

ڈنمارک کے سفیر متعینہ پاکستان نے گذشتہ روز لاہور میں کہا کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ پاکستان اور ڈنمارک کے درمیان انجینئرنگ اور ہائی ٹیکنالوجی میں خاصا تعاون ہو سکتا ہے۔

سفیر موصوف نے یہ بات لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر سے کہی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کوئی ایسا مستحکم پروگرام بن جانا چاہیئے جس سے دونوں ملکوں کی تجارت کو فروغ حاصل ہو۔ سفیر موصوف نے کہا کہ بعض اچھے بڑے ڈینش صنعت کار سنجیدگی کے ساتھ منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ پاکستان میں روپیہ لگا سکیں جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ پہنچے۔ سفیر موصوف کو بتایا گیا کہ پاکستان سے چمڑے کا سامان، دھاگا، اور ریڈی میڈ کپڑوں کے علاوہ کپڑے کی دیگر مصنوعات ڈنمارک برآمد کرنے کے خاصے مواقع ہیں وہاں سے خشک دودھ، مکھن، پنیر اور سبزیوں کے بیج درآمد کیئے جاتے ہیں کامرس اور انڈسٹری کے چیمبر کے صدر نے سفیر موصوف کو تجویز پیش کی کہ دونوں ملکوں میں ایک دوسرے ملک کی مصنوعات کی نمائشیں لگنی چاہئیں۔ تاکہ لوگ آسانی سے اور واضح طور پر معلوم کر سکیں کہ کونسی چیز درآمد کی جا سکتی ہے اور کس قسم کا مال برآمد کرنے کے مواقع موجود ہیں۔

تائیوان اور چین

تائیوان اور چین کے تعلقات آہستہ آہستہ بہتر ہو رہے ہیں اور تائیوان میں اب کچھ ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو چین کے ساتھ مکمل اتحاد کی پالیسی پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔ اس سے قبل تائیوان کے لوگ اپنی چینی بیویوں کو تائیوان نہیں لا سکتے تھے۔ آج سے ۴۵ سال قبل یہ قانون لاگو کیا گیا تھا۔ اب اس قانون کو منسوخ کر دیا گیا ہے چنانچہ کہتے ہیں کہ فری چاسٹر بلیف ایسوسی ایشن میں سینکڑوں افراد جمع ہو گئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ جلد از جلد ان کی درخواستیں منظور کی جائیں تاکہ وہ اپنی چینی بیویوں کو قانونی طور پر امیگریشن کے ذریعے تائیوان لا سکیں۔ جب سے یہ قانون منسوخ کیا گیا ہے۔ لوگ قطار اندر قطار اس دفتر کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور بعض لوگ تو کئی دنوں سے گویا سڑکوں پر ہی مقیم ہیں۔ دفتر چونکہ خاصا چھوٹا ہے اس لئے اتنی آسانی سے درخواستوں پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ خاص طور پر جبکہ سینکڑوں افراد نے جیسے ہلہ بول کر درخواستیں دینی شروع کر دی ہوں۔ بعض مرد ایسے بھی ہیں جن کی ان کی بیویوں سے ۱۹۴۹ء میں جدائی ہو گئی تھی۔ اور ان کے علاوہ بعض لوگ ایسے ہیں جنہوں نے یہاں سیاحت کرتے ہوئے یا تجارتی دوروں کے دوران شادیاں کر لی تھیں لیکن انہیں اپنی بیویوں کو تائیوان لے جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اس کے مقابل ایسے چینی افراد نہیں ہیں جنکی بیویاں تائیوان میں ہوں۔ اور انہیں یہاں سے لانے کی ضرورت پیش آئے۔ گویا کہ تائیوان میں تو کئی ایسے مرد ہیں جنکی بیویاں چین میں ہیں لیکن تائیوان میں کوئی ایسی عورتیں موجود نہیں ہیں جن کے خاوند چین میں ہوں۔ اور اس قانون سے وہ فائدہ اٹھا سکیں۔

کنٹرول لائن

جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین امان اللہ خان نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری بطرس غالی کو آگاہ کیا ہے کہ فرنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ کشمیر کی کنٹرول لائن کو گیارہ فروری کو پار کریں گے۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق جو فرنٹ نے جاری کیا ہے۔ اس خط کی کاپیاں تمام سفارت خانوں کو اسلام آباد لندن اور واشنگٹن میں بھیج دی گئی ہیں۔ اور ان کے علاوہ دیگر عالمی تنظیموں کو بھی اس خط کی کاپیاں ارسال کی گئی ہیں۔ مسٹر خان نے سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بات کا اہتمام کریں کہ جب غیر مسلح افراد کنٹرول لائن کو پار کریں تو ہندوستانی فوجیں ان پر فائرنگ سے گریز کریں۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ کنٹرول لائن پار کرنے والے لوگ اس بات کے لئے تیار ہو کر جائیں گے کہ اگر ان پر گولیاں برسائی گئیں تو وہ ان گولیوں کو اپنے سینوں کے اوپر لیں گے۔ کیونکہ ان کے بھائی جو کنٹرول لائن کی دوسری طرف ہیں وہ تین سال سے اپنے سینوں پر گولیاں کھا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کرانے کے لئے تیار ہیں کہ یہ لوگ جو کنٹرول لائن پار کرنا چاہتے ہیں ہر طرح سے غیر مسلح ہوں گے۔ اسی خط میں مسٹر خان نے ہندوستانی فوجیوں کی تشدد آمیز کارروائیوں کا ذکر کیا ہے اور متعدد دیگر زیادتیوں کا جن کا نشانہ عام طور پر خواتین ہوتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

جنگ فورم عام طور پر مشاہیر کی آراء سے قارئین کو آگاہ کرتا رہتا ہے اور اسی طرح خاصی اہم خدمت سر انجام دے رہا ہے۔ ان آراء سے اتفاق بھی ہو سکتا ہے اور اختلاف بھی۔ درج ذیل تحریر مکرم حنیف رامے صاحب کے خیالات پر مشتمل ہے۔ (ادارہ)

ہم نے عالم اسلام کے سلسلے میں جو رویہ یہاں اپنا رکھا ہے اس کے بارے میں چند گزارشات کروں گا کہ مجھے نہایت دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم مفروضوں کے حوالے سے جیتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے بارے میں جس حقیقت کو ہم جاننا چاہتے ہیں وہ حقیقت نہیں ہے سوائے اس کے کہ دنیا میں کچھ ملکوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے بس وہ مسلمان ملک کہلاتے ہیں وہ امریکہ جیسی سپر پاور کے مقابلے میں وحدت نہیں ہیں یہ وجہ ہے کہ ہم بار بار خواب دیکھتے ہیں جو چکنا چور ہو جاتے ہیں یہاں کہا گیا ہے کہ ہم نے ایک بلاک بنا لیا ہے بھئی کہاں ہے وہ بلاک کس نے بنایا ہے کیا ایران، پاکستان اور ترکی ایک ہو گئے ہیں۔ یہ بھی ایک خواب ہے اور خواب دیکھنے والوں کو اب جان لینا چاہیئے کہ جب تک آپ اپنی رگوں کا خون نہیں دیں گے وہ خواب ہی رہیں گے آپ یوں کب تک ان خوابوں کے سہارے جئیں گے انہی خوابوں نے ہماری زندگی تباہ و برباد کر کے رکھ دی ہے آپ اسلامی اتحاد کی بات کرتے ہیں جس کی شکل آپ نے حال ہی میں ڈاکار میں ہونے والی اسلامی کانفرنس میں دیکھ لی ہے کتنا ان کے اندر اتحاد ہے کیا عربوں نے امریکہ کو پیسہ دے کر عراق پر تباہی کروائی آپ ترکی کی بات کرتے ہیں وہ تو آپ کا حصہ ہی کہلانا نہیں چاہتا وہ تو کہتا ہے کہ میں یورپین ملکوں میں سے ہوں آپ اس کو بھی اپنا اتحادی شمار کرتے چلے جا رہے ہیں میرے نزدیک ابھی مسلمانوں کو قوم بننے کا شرف حاصل نہیں ہوا کیا پاکستان اپنی جگہ ایک قوم بن گئی جب آپ ہندوستان سے آزاد ہوئے تو کہا گیا کہ یہاں کے ہندو نے مسلمان کا جینا حرام کر دیا ہے تو مجھے یہ بتائیے کہ یہاں کس نے جینا حرام کیا ہوا ہے یہاں مسلمان مسلمان کو تباہ کر رہا ہے یہ جبر یہ زناکاریاں، یہ ڈاکے کون ڈال رہا ہے۔ فرقہ واریت کو کون ابھار رہا ہے۔ آپ دوسروں کی مدد کا ذکر تو کرتے ہیں مگر جس کشمیر کو آپ جان کا حصہ سمجھتے ہیں قائد اعظم کے زبان میں اپنی شہ رگ قرار دیتے ہیں ان کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں آپ کہتے ہیں کہ امریکہ مسلمانوں کو برداشت نہیں کر سکتا ارے وہ تو مسلمانوں کو بہت برداشت کرتا ہے جہاں بادشاہ ہوتے ہیں وہ انہیں وہاں پسند کرتا ہے وہ اس اسلام سے نہیں ڈرتا جو یزید اور اس کے پیروکار ایک عرصے سے عمل میں لا رہے ہیں وہ تو اس اسلام سے ڈرتا ہے جس کے اندر انقلاب کی بات ہوتی ہے جہاں عوام دوستی کی بات ہوتی ہے۔ سامراج دوستی کی بات ہوتی ہے۔

جہاں تک لیبیا کا تعلق ہے تو وہ ایک قوت کے طور پر جینا چاہتا ہے۔ ایران سربلندی چاہتا ہے اور عراق کا صدام بہادری سے اسلام کا دفاع کرنا چاہتا ہے اور جہاں مسلمان سربلند ہو کر جینا چاہے گا امریکی سرکار اس کو نیچا کرنے کی کوشش کرے گی۔ وہ اپنے نیچے چلنے والے مسلمان سلطانوں سے کیوں ناراض ہوگا وہ تو انہیں ان کے علاقوں کا تھانیدار بنائے گا پہلے آپ امریکہ سے لینے کے لئے شہنشاہ ایران کے پاس جاتے تھے اب آپ سعودی عرب کے شاہ فہد کے پاس جاتے ہیں وہ امریکہ کے وائسرائے ہیں وہی وائسرائے آپ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر آپ یہاں نہ رکے تو آپ کا طیارہ زبردستی اتار لیا جائے گا تو اس دن آپ کو پتہ چل جانا چاہیئے کہ امریکہ اب آپ سے راضی ہونا چاہتا ہے جہاں تک اسلام کی بات ہے تو مجھے بتا دیں کہ کس اسلامی ملک میں اسلام نافذ ہے آپ جس عراق کے حق میں تالیاں بجاتے ہیں وہاں اسلام نافذ ہے جس اسلام کی فتح کے لئے لڑائیاں ہوئیں اس اسلام کو ہم نے بھلا دیا۔ اے مسلمانو! زمانے ہی میں جی رہے ہو اور زمانے ہی کو گالیاں دیتے ہو اور زمانے کو گالیاں دے کر تم زمانے پر کیسے کمند ڈال سکو گے اقبال نے ایک جگہ کہا ہے کہ زمانے کو گالی مت دیجئے کہ زمانہ ہم خود ہیں۔ زمانے کو سمجھو زمانے کو ساتھ لے کر چلو یہ مٹی بری نہیں جس نے ہمیں جنم دیا ہے بلکہ ہمارے اعمال برے ہو گئے۔ اور جب تک اپنے اعمال درست نہیں کرو گے تو ایک عراق پر حملہ امریکہ کو باز نہیں رکھے گا۔ اور بعض اوقات اپنے اندرونی مسائل سے نپٹنے کے لئے بیرونی مسائل پیدا کر لئے جاتے ہیں۔ اندرونی شکستوں کے داغ مٹانے کے لئے بیرونی فتوحات کا نقشہ بنا لیا جاتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ لیبیا پر حملہ نہیں ہوگا تو عراق پر حملے کا کیا جواز تھا۔ ارے بھیڑیئے کے پاس بکری کے بچے کو کھانے کا کیا جواز تھا۔ جواز کہیں نہیں دیکھے جاتے اب ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں آج پاکستان میں یہ بحث ہو رہی ہے کہ ہمیں ایٹمی قوت بننا چاہیئے کہ نہیں بھئی کیوں نہیں بننا چاہیئے۔ جہاں ساری دنیا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے وہاں آپ بھی فائدہ اٹھائیں ایٹم بم امریکہ نے بنایا امریکہ نے چلایا اور جیسے ہی وہ ایٹم بم کسی دوسرے کے پاس جب آیا تو دوبارہ نہیں چلا اور نہ چلے گا۔ ۱۹۴۵ء سے لے کر آج تک ۵۰ جنگیں ہو چکی ہیں مگر ایٹم بم نہیں چلے ایک امریکہ کے پاس یہ ہوتے تو کتنے چل چکے ہوتے۔ اب اسی کا بنایا ہوا ایٹم بم اس کے خلاف ہو چکا ہے۔ آپ کے خلاف امریکہ اس لئے ہے کہ آپ ایٹمی طاقت بننا چاہتے ہیں۔ اور امریکہ نہیں چاہتا کہ آپ ایٹمی طاقت بنیں وہ بھی جانتا ہے کہ اسلام دنیا کی ابھرتی ہوئی ایک قوت ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ لیبیا پر حملہ نہ ہو عراق کی تاریخ نہ دہرائی جائے تو پھر تمام مفروضوں کو حقیقت میں بدل دیں دوسروں کی زندگیوں کو بدلنے کی بجائے ہم اپنے اندر انقلاب پیدا کریں یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے پاکستان کے اندر کسی انقلاب کی کوئی بنیاد رکھی کوئی انقلابی جماعت بنائی کیا مسلمانوں کی تربیت انقلابی خطوط پر کی گئی زمانے بیت گئے ہم آج تک دس آدمی پیدا نہیں کر سکے۔ جو صحیح اسلام کا دعویٰ کر سکیں۔ میں یہ بات اپنے تجربے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کہ ہم باتیں زیادہ کرتے ہیں کام نہیں کرتے ہم خواہشوں اور خوابوں پر جیتے ہیں اور ان کو حقیقت میں بدلنے کے لئے جو قربانیاں درکار ہیں۔ ان پر عمل کرنے کو بالکل تیار نہیں ہیں۔ میں یہاں آپ کو اس بات

باقی صفحہ ۸ پر

بقیہ: صفحہ ۷ سے آگے

کا ذکر ہو چکا ہو یا آئندہ کسی اور تحریر میں اس کا ذکر ہو جائے لیکن بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ میدانِ عمل میں جو کچھ مجھ سے ہو پایا اس میں حضرت مولانا شمس صاحب کی نصائح کا بہت عمل دخل ہے۔

یہ بات میں نے آج تک اپنی کسی تحریر میں پیش نہیں کی کہ اخبار ٹروتھ جو میں نے شائع کرنا شروع کیا تھا اور جسے میں نے دنیا کے مختلف حصوں میں بھیجنے کا بیڑا اٹھا رکھا تھا۔

اور جس کی اب چالیسویں سالگرہ منائی جا رہی ہے اور اس کے مدیر صاحب ـــ ایس او لووال ـــ نے مجھ سے چند الفاظ لکھ کر شمولیت کی دعوت دی ہے) میں امریکہ کی یونائیٹڈ نیشنز سٹی زن شپ لیگ کے صدر ڈاکٹر ریمنڈ ڈن نے نہ صرف اس پرچے میں بچوں کی بہبود کے متعلق مضمون چھپوائے بلکہ انہوں نے پرچے کی داد دیتے ہوئے خاکسار کا نام امن نوبل انعام کے لئے پیش کیا ان کا یہ خط دی ٹروتھ میں شائع شدہ ہے۔ یہ بات بھی اگر ان تمام باتوں میں شامل کر لی جائے جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کو توفیق دی تو میں سمجھتا ہوں کہ جہاں جہاں سے مجھے کوئی نصیحت ملی اور جس جس نصیحت پر میں عمل کر سکا اس کے لئے میں اپنے بزرگوں کا انتہائی طور پر ممنون ہوں۔ ممنونیت ہی کے سلسلے میں ایک اور مختصر سی بات ربوہ میں ایک دینی ادارے کا سالانہ ڈنر تھا کسی صاحب نے کسی شخص کی طرف اشارہ کیا تو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے فرمایا یہ شخص میرا شاگرد ہے۔ میں ان کے پاس ہی بیٹھا تھا۔ میں نے گذارش کی کہ حضرت! میں بھی تو آپ کا شاگرد ہوں۔ مولانا موصوف فرمانے لگے تم نے تو مجھ سے کبھی ایک دن بھی نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا کہ آخر میں آپ کے ساتھ کچھ عرصہ رہا تو ہوں۔ اور ہر لمحہ جو میں نے آپ کے ساتھ گذارا ہے یقیناً آپ سے میں نے کچھ نہ کچھ سیکھا ہے۔ اس لئے میں اپنے آپ کو آپ کا شاگرد ہی سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے کہ میں نے آپ سے ایک دن بھی نہیں پڑھا۔

اسی طرح ہر وہ بزرگ جس کے ساتھ کچھ وقت گذارنے کا موقعہ ملا۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ہر وہ شخص جس کے ساتھ کچھ وقت گذارنے کا موقعہ ملا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے کچھ نہ کچھ سیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں اس پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں کم ہے۔

میں نے آغاز میں کہا تھا کہ میں ۱۹۵۰ء میں اپنی فیملی کو لینے نائیجیریا سے واپس پاکستان آیا تھا۔ اخبار "سن رائز" کی ادارت کے سلسلہ میں ایک روز لاہور میں مکرم حسن محمد صاحب عارف ملے اور کہنے لگے پتہ چلا ہے تم اکیلے ہی واپس جا رہے ہو اور میں اکیلا ہی واپس چلا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر ہیں فضیل عیاض احمد ان کے پرچہ کے جنوری ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں عزیز آصف محمود باسط نے باسکٹ بال پر مضمون تحریر کیا ہے۔ نوجوانوں کی دلچسپی کے لئے الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

مختصر تاریخ

مغربی ممالک میں برف باری ہوتی ہے اور ہر طرف برف ہی برف نظر آتی ہے تو اس وقت کوئی بھی فیلڈ گیم کھیلنا مثلاً فٹ بال، بیس بال، ہاکی وغیرہ کھیلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ اس لئے کسی ایسے کھیل کی ضرورت محسوس کی گئی جو انڈور تو ہو مگر فیلڈ گیموں کی طرح ٹیموں پر مشتمل ہو۔ کیونکہ موسم سرما میں ہی گرم ہی کھیلوں کا زیادہ لطف آتا ہے جب انسان پسینے کی الجھن سے محفوظ رہ کر آسانی سے اور پوری توجہ سے کھیل سکتا ہے۔ اس لئے بہت سے ماہرین کھیل نے اس مسئلہ پر سوچ بچار شروع کر دی اور آخر کار تقریباً ۱۸۹۲ء میں امریکہ کے ایک ٹریننگ سکول میں دو پروفیسر ایک ایسا کھیل ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ابتداء میں ایک گیلری کی دو مختلف دیواروں پر باسکٹ لگا کر یہ کھیل کھیلا جاتا تھا ہر ٹیم میں سات سات کھلاڑی ہوتے تھے پہلی جنگ عظیم کے بعد اس کھیل میں نئے سرے سے ترمیم ہوئی اور ہر ٹیم کے کھلاڑیوں کی تعداد پانچ پانچ کر دی گئی۔ یہ کھیل ۱۹۳۶ء میں پہلی بار اولمپک کھیلوں میں شامل کر لیا گیا اور اب دنیا کے تمام ممالک خاص طور پر امریکہ اور کینیڈا وغیرہ میں یہ کھیل بہت مقبول ہے۔

کورٹ

یہ کھیل چونکہ انڈور ہے اور اس میں گیند کو اچھلنا ہوتا ہے لہٰذا اس کا کورٹ گھاس یا مٹی نہیں ہوتا اس کا کورٹ سیمنٹ لکڑی یا کسی ایسے میٹریل کا بنا ہوتا ہے جس سے گیند آسانی سے اچھل سکے۔ کورٹ کی شکل مستطیل ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی ۲۶ میٹر اور چوڑائی ۱۴ میٹر ہوتی ہے۔

درمیانی دائرہ

کورٹ کے وسط میں ایک دائرہ ہوتا ہے جو ۶ فٹ نصف قطر کا ہوتا اس کا مرکز سینٹر لائن پر ہوتا ہے جو کہ کورٹ کے وسط میں لگی ہوتی ہے۔

بیک بورڈ

زمین سے ۹ فٹ کی بلندی پر کھمبوں کے سہارے سے بورڈ لگے ہوتے ہیں۔ جن کو بیک بورڈ کہتے ہیں۔ انہی بورڈوں پر ہی حلقے (رنگ) پیوست ہوتے ہیں۔ ان تختوں کی لمبائی ۶ فٹ اور چوڑائی ۴ فٹ ہوتی ہے۔ چاروں کناروں پر ۵ موٹے حاشیے لگائے جاتے ہیں۔

کھیل کا وقت

کھیل بیس بیس منٹ کے دو وقفوں میں کھیلا جاتا ہے۔ درمیانی وقفہ دس منٹ کا ہوتا ہے۔

کھیل کا آغاز

کھیل کا آغاز جمپ بال سے ہوتا ہے یعنی ریفری دو مخالف کھلاڑیوں کے درمیان کورٹ کے وسط میں کھڑے ہو کر گیند کو اتنا اچھالے گا کہ دونوں کھلاڑیوں کی پہنچ سے اونچا ہو۔ اور ایک ٹپہ پڑنے پر کوئی بھی کھلاڑی کوشش کر کے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

گول

جب گیند اوپر سے باسکٹ کے اندر داخل ہو جائے یا گزر جائے تو گول دیا جاتا ہے۔ گول ہو جانے کی صورت میں اس ٹیم کا کھلاڑی جس کے خلاف گول ہوا ہو انڈر لائن یعنی چوڑائی والی لائن پر کھڑا ہو کر گیند کو گراؤنڈ کے اندر پھینکے گا۔ پانچ سیکنڈ سے زیادہ گیند اپنے ہاتھ میں نہیں رکھ سکتا جب تک کہ باہر کھڑا ہے۔

گیم اپ

فری تھرو کے ذریعہ ہونے والے گول پر ایک اور کورٹ سے گول کرنے پر ۲ پوائنٹ حاصل ہوتے ہیں۔ مقررہ وقت میں زیادہ سے زیادہ گول والی ٹیم فاتح قرار پاتی ہے۔ اگر گیم کا مقررہ وقت ختم ہو جانے پر گیم برابر ہو تو مزید پانچ منٹ ملتے ہیں اور کئی پانچ منٹ ملتے رہتے ہیں حتیٰ کہ برابری ٹوٹ جائے۔

کیا آپ اپنے بچوں سے بھی چندہ تحریک جدید دلواتے ہیں یا نہیں۔ انہیں چندہ دینے کی عادت ڈالیں۔

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح

○ مکرم رانا توقیر احمد صاحب ابن مکرم رانا منیر احمد صاحب دار العلوم شرقی ربوہ کا نکاح عزیزہ فوزیہ راحت صاحبہ بنت مکرم رانا عبد الغفار خان صاحب کے ہمراہ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۹۱ء کو بیت مبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔

○ مکرم محمد مقبول عاطر صاحب کا نکاح عزیزہ شائستہ مبارک بنت مکرم ملک مبارک احمد خان صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر اٹک کے ساتھ مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الحمد اٹک میں مورخہ ۵ نومبر ۱۹۹۱ء کو پڑھا۔ عزیز محمد مقبول عاطر مکرم میاں عزیز محمد صاحب ہیڈ ماسٹر سابق نائب امیر اٹک کے پوتے ہیں جبکہ عزیزہ شائستہ مبارک مکرم ملک نور خان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہیں۔

احباب سے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم سرمد معین صاحب ابن مکرم مرزا معین الدین صاحب نیو سٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا کی شادی ہمراہ عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ بنت مکرم غلام نبی قمر صاحب آف مغلپورہ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۹۲ء بروز جمعہ ہوئی۔ اسی روز مکرم بشیر الدین صاحب نے ان کا نکاح ۱۵ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا رخصتانہ کی دعا مکرم صفی الرحمان صاحب خورشید مربی سلسلہ نے کروائی۔

۴ جنوری ۱۹۹۲ء کو مکرم مرزا معین الدین صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

○ عزیزہ طاہرہ مجید دختر مکرم محمد مجید خان صاحب آف ساہیوال کا نکاح ہمراہ مکرم ملک عبد القدوس صاحب ولد مکرم ملک عبد السلام صاحب آف کینیڈا مبلغ اٹھارہ ہزار ڈالر حق مہر پر مکرم منظور احمد شاد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی نے احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۱۵ نومبر ۹۱ء کو قبل از نماز جمعہ پڑھا۔ اسی رات تقریب رخصتانہ "پرل کانٹی نینٹل ہوٹل" میں عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

درخواست دعا

○ مکرم شیخ کریم احمد صاحب ابن شیخ فضل احمد صاحب آف فیصل آباد حال کینیڈا کے دل کے تین والو بند ہیں ان کا آپریشن ۱۶ جنوری کو ہو رہا ہے۔

ان کی آپریشن میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم سید محمد ناصر شاہ صاحب ابن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب بعارضہ فالج سخت بخار اور سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں

○ محترم مرزا منور علی صاحب لاہور شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم میاں اللہ دتہ صاحب لاہور گذشتہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم ملک حمید احمد خان صاحب گلشن بلاک اقبال ٹاؤن شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد بٹ صاحب امیر جماعت نوشہرہ فیروز کے بیٹے کو ڈاکوؤں نے اغوا کر لیا ہے۔ احباب اس کی بازیابی کے لئے دعا کریں

○ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد زاہد صاحب مربی سلسلہ بہاولپور اپنی بیٹی عابدہ فائزہ کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں

احباب سے ان سب کی شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عزیز اللہ چیمہ صاحب امیر جماعت احمدیہ عارف والا ضلع ساہیوال جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی پر ۳ جنوری ۱۹۹۲ء کو وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے لیکن تدفین ربوہ نہیں ہو سکی امانتاً عارف والہ میں ۳ جنوری شام ۶ بجے تدفین عمل میں آئی۔

○ مکرم عبد الرؤف بھٹی صاحب دار الصدر شرقی ربوہ جو مکرم محمد رشید صاحب ہاشمی سینئر کنٹونمنٹ انجینئر راولپنڈی حال لاہور کینٹ کے برادر نسبتی تھے ایک شادی میں شرکت کے لئے لاہور گئے تھے کہ یکم جنوری ۱۹۹۲ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔ اگلے روز جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بیت المہدی میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سلمان تاثیر نے کہا ہے حکمرانوں نے ملک کو خطرے میں ڈال دیا ہے انہوں نے کہا کہ امریکی سینیٹر مسٹر پریسلر کا مؤقف سنا جانا چاہیئے ۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت امریکی امداد بند کروانے کے بعد اسے بحال نہیں کروا سکی ۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر حکومت نے اہم ملکی معاملات میں اپوزیشن کو اعتماد میں نہ لیا تو فرانس سے ایٹمی پلانٹ نہیں مل سکے گا ۔

○ وزیر اعظم فرانس کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں ۔ ان کی روانگی سے قبل یہ اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس پاکستان کو ایٹمی ری پراسیسنگ پلانٹ کے سودے کی منسوخی کے بدلے میں پاکستان کو ایک رقم ادا کرے گا ۔

○ بی بی سی نے تبصرہ کیا ہے کہ امریکہ کے سینیٹر پریسلر جو امریکی امداد بند کروانے کے بڑے محرک ہیں، ان سے صدر اور وزیر اعظم نے جان بوجھ کر ملاقات نہیں کی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دہلی میں مسٹر جان پریسلر نے جو بیان دیا تھا اس پر حکومت پاکستان ناخوش ہے ۔ مسٹر پریسلر نے دہلی میں یہ بیان دیا تھا کہ بھارت کا ایٹمی پروگرام ٹھیک ہے ۔ جب کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام پر امن نہیں ہے ۔

○ پاکستان میں آئے ہوئے امریکی سینیٹر پریسلر نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کو اس بات کا یقین ہے کہ پاکستان ایٹم بم بنانے کی پوزیشن میں آچکا ہے جب ان سے بھارت کی طرف سے کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے بارے میں سوال کیا گیا تو وہ اپنی نشست سے اٹھ کر تشریف لے گئے ۔

○ پیر صاحب پگارا نے کہا ہے کہ حالات ملک کو دوبارہ مارشل لاء کی طرف لے کر جا رہے ہیں ۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے پیپلز پارٹی سے ملی بھگت کر کے امن وامان کی صورت حال بگاڑ دی ہے ۔ اسلحہ اور ملاوٹ کی خلاف حکومت کی خصوصی مہمیں ناکام رہی ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ایک سیاہ طوفان جلد ملک کو لپیٹ میں لے لے گا جس سے بچ جانے والے سیاست جاری رکھیں گے ۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گوہر ایوب نے کہا کہ ایک سال گزرنے کے باوجود قومی اسمبلی کا ایوان سنبھل نہیں سکا ۔ سپیکر کو مجبوراً اپوزیشن کی طرفداری کرنی پڑتی ہے

○ بلوچستان کے وزیر مسٹر ثناء اللہ زہری نے کہا ہے کہ گذشتہ سال ضمنی انتخابات میں سندھ کے وزیر اعلیٰ نے ہمارے خلاف جو کارروائی کی تھی اس کے بارے میں وہ معافی مانگنے ہمارے ڈیرے پر آئیں گے اور اگر نہ آئے تو فیصلہ بلوچی رسم و رواج کے مطابق ہو گا ۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی اے کی علیحدگی کے باوجود تاج جمالی کی حکومت نہیں ٹوٹے گی ۔

○ کل جماعتی کانفرنس ۱۷ جنوری کو کراچی میں ہو گی ۔

○ پاکستان نے دوسرے ایک روزہ کرکٹ میچ میں سری لنکا کو ۲۹ رنز سے ہرا دیا ۔

○ امریکی سینیٹر مسٹر پریسلر نے قطعیت سے کہا ہے کہ پاکستان کے پاس ایٹم بم موجود ہے ۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام علی الاعلان ترک کرے ورنہ امریکہ اور باقی دنیا خاموش نہیں بیٹھے گی ۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے ۱۹۷۴ء میں بم کا دھماکہ کرنے کے بعد ایٹم بم بنانے کی کوششیں ترک کر دی تھیں ۔

○ وزیر اعظم نے سابق ڈی آئی جی پولیس اور انچارج سی آئی اے کراچی مسٹر سمیع اللہ مروت کے خلاف سنگین الزامات کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے ۔

○ اپوزیشن نے وزیر اعظم اور قومی اسمبلی کے رکن مسٹر نواز شریف کے خلاف نااہلی کے ریفرنس قومی اسمبلی کے سپیکر کو ارسال کر دیئے ہیں جس میں الزام عائد کیا گیا کہ اتفاق گروپ نے ۳۰ کروڑ روپے کا غیر قانونی قرضہ حاصل کیا اور ہائی کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کی اس کے علاوہ بی سی سی آئی دوبئی سے چالیس چالیس لاکھ درہم کے دو خلاف ضابطہ قرضے حاصل کئے اور بینکر کو پاکستان میں ۴۲ کنال زمین سستے داموں دی ۔

غیر ملکی خبریں

○ الجزائر میں عام انتخابات کا دوسرا مرحلہ جو جمعرات کو ہونے والا تھا ۔ منسوخ ہو جانے کے بعد ملک میں جا بجا فوج اور ٹینک گشت کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں ۔ انتخابات کے پہلے مرحلے میں اسلامی بنیاد پرست پارٹی اسلامک سالویشن فرنٹ نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی تھی ۔ صدر شاذلی بن جدید کے استعفیٰ کے بعد پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے ۔ اسلامک سالویشن فرنٹ نے عوام اور فوج سے اپیل کی ہے کہ موجودہ آئینی کونسل کے اقتدار کو ختم کر دیں ۔ تاہم عمومی طور پر ملک میں امن ہے ۔ اور سر دست کسی بدامنی کی اطلاع نہیں ملی ۔

○ بھارت کے وزیر اعظم نرسیمہاراؤ نے امریکی سینیٹر مسٹر پریسلر کی یہ تجویز رد کر دی ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان کیمپ ڈیوڈ کی طرز پر مذاکرات کیئے جائیں ۔

○ سری نگر کو بھارتی فوج نے ایک بار پھر اپنے محاصرے میں لے لیا ہے ۔ بھارتی مظالم کے خلاف وادی میں زبردست ہڑتال ہو رہی ہے فوج نے سات مسافروں کو ہلاک کر دیا ہے ۔

○ فلسطینی لیڈر مسٹر یاسر عرفات نے ٹیلی فون کے ذریعے مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینیوں سے خطاب کیا ۔

○ سری لنکا نے انگریزی نظام مسترد کر دیا ہے ۔ دو سو برس قبل شہری انتظامیہ کا جو نظام انگریز نے رائج کیا تھا ۔ وہ اب تبدیل کر دیا گیا ہے ۔

بقیہ : ص ۶ سے آگے

بقیہ : ص ۶ سے آگے

کی بھی وضاحت کر دوں کہ لبنداد کی فلاسفی پڑھ کر اسلام نافذ نہیں ہو گا ۔ اور نہ ہو رہا ہے اس سے اسلام بدنام ہو رہا ہے ۔ اگر آپ متحد نہ ہوئے تو یاد رکھیں کہ یہ سانپ سب کو ایک ایک کر کے کھا جائے گا ۔ آپ ابھی تک اس کو مینڈک دکھائی دے رہے ہیں جس دن آپ نیولا بن کر سامنے آئیں گے تو اس دن سانپ اپنے بل میں واپس چلا جائے گا ۔

(روزنامہ جنگ جمعہ میگزین، ۱۰ جنوری سنہ ۹۲ء)

اوقات دارالعلاج

رحمت بازار ربوہ

موسم سرما: صبح ۹ بجے سے ۲ بجے تک
شام ۴ بجے سے ½۷ بجے تک
جمعہ: صبح ½۹ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ½۴ بجے سے ½۷ بجے تک

لاہور میں لیزر پرنٹر پر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنے والا سب سے پرانا ادارہ

آپ کا اپنا
سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودا جات کی اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں ۔

کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام
پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین

رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷

Concept Advertisers

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم ○ اٹھرا ○ بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷
ربوہ فون ۰۴۵۲۴-۹۰۶ ○ لاہور
اسلام آباد ۔ قلعہ کالر والا ۔ ملتان ۔ کراچی